


# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ ۔ قیمت سالیانہ مع محصول ؎

نمبر ۳۵ جلد ۷ — لودیانہ ۲۰ اگست ۱۸۷۹ع — قیمت فی پرچہ ۶ پائی


## غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گل مقام رڑکی

خون مسیح پاک ہی اپنی دوائے خاص۔
بیمار غم کو ہوتی ہی جس سے شفائے خاص

ہی آرزو کسی کی نہ مطلب ہی عام سے۔
ہوں مبتلا اوسی پے جو ہی آشنائے خاص

کیونکر زباں پے نام مسیحا نہ ہو میری۔
حمد و ثنائے یار ہی روح کی غذائے خاص

کیا دوں کسیکو دوستو دنیا میں اب بھلا۔
دل دیچکا اوسیکو جو ہی دلربائے خاص

مرنے کا غم ہی اور نہ جینے کی کچھ خوشی۔
راضی اُسی میں ہوں جو ہی حق کی رضائے خاص

مایوس ملتجی رہے جسنے نہیں کبھو۔
میں بھی اُسی غنی کے ہوں درگہ کا گدائے خاص

لطف و کرم ہی کام مسیحا ازل سے عام۔
ہی دل پسند مجکو یہہ اُسکی ادائے خاص

ہووے نصیب وصل صنم گرچہ بعد مرگ۔
آوے قضا شتاب یہ ہی مدعائے خاص

اکسیر ہوں نہ گلؔ میرے کیونکر غزل کے شعر۔
کشتہ ہوں میں اُسیکا جو ہی کیمیائے خاص

### دیگر

ہرگز نہ ہو جیے دلا تو مبتلائے حرص۔
کرتی خراب و خستہ ہی ظالم بلائے حرص

دم بھر بھی حارصوں کو جہاں میں نہیں ہی چین۔
در در اوڑائے پھرتی ہی اُنکو ہوائے حرص

زخمی کئے ہیں لاکھوں لشکر اس حریف نے۔
خنجر لئے پھرے ہی یہہ قاتل قضائے حرص

کرنا ہی گر تو عشق مسیحا کی حرص کر۔
ورنہ ہی ہیچ اور یہہ باقی ولائے حرص

جامہ مسیح پہن کے تم اب ای مسیحیو۔
خواہاں نہ ہو جیو کبھو ہرگز قبائے حرص

حرص و ہوس سے گلؔ کو الٰہی تو باز رکھ۔
ہی مرض لا علاج نہیں بس سوائے حرص

## نور افشاں

### عیسائیونکی جماعت ابتک کیوں کم ہی

——— ہم دیکھتے ہیں کہ اوایل میں جب مشنری لوگ اِس ملک کے لوگونکو دین عیسوی کی وعظ و نصیحت سناتے تھے تو اکثر سامعین اُنکی باتوں کو شوق کے ساتھہ بلا حجت و تکرار سنتے تھے اُن دنوں بعض بعض مقامات میں سیکڑوں آدمیونکا جمع ہو جانا اور اُنکا عیسائی واعظ کے وعظ کو چپ چاپ سننا چنداں تعجب میں داخل نہیں سمجھا جاتا تھا برعکس اُسکے اب معاملہ کچھہ اور نظر آتا ہی گو تعصب بہت گھٹ گیا مگر لوگ عیسائی مناد کی باتیں چنداں غور سے نہیں سنتے اور اگر سنتے ہیں تو چنداں پرواہ نہیں کرتے اور اگر کرتے ہیں تو محض نکتہ چینی اور اعتراض کی نیت سے۔ سو چنے

والے سوچتے ہیں کہ اس انقلاب کی وجہ کیا ہی اور یہہ ترقی معکوس کیوں +

ظاہراً یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پہلے لوگ سیدھے سادھے تھے چنداں اینچ پیچ کو کام میں نہیں لاتے تھے بہتیرے لوگ تو اصل غرض سے واقف تھے کہ وعظ سے انکا منشا کیا ہی اور نہ اُن کے نکات اور دقایق کو سمجھتے تھے کہ اُن کے اصل معنی کیا ہیں - وہ سچائی کی باتوں کو مثلاً خدا ایک ہی اور پاک ہی انسان اُسکا پیدا کیا ہوا بندہ ہی اور گنہگار ہونے کے باعث ناپاک ہی خدا اور انسان کے درمیان ملاپ کرنیوالا صرف ایک ہی منجی ہی یعنی یسوع مسیح جو انسان گناہ کے باعث کمزور اور ناتوان ہی ناتوانی کے باعث خدا کے احکام پورے طور پر بجا نہیں لاسکتا تا وقتیکہ روح القدس سے امداد و تسلی نہ پاوے وغیرہ وغیرہ سنتے تھے سچائی کے لحاظ سے ہمیشہ ہاں ہاں کہتے تھے تہذیب اخلاق کو سب دنیوی کاموں سے اچھا اور واجب سمجھتے تھے اور اپنے لوگوں میں جاکر انہیں باتوں کا ذکر خوشی کے ساتھ کرتے تھے کیونکہ اُن باتوں میں انکو کچھ نقصان نہیں نظر آتا تھا لیکن جب سے اچھی طرح انکی سمجھ میں آگیا کہ مشن کی علت غائی صرف یہی ہی کہ لوگ عیسائی مذہب اختیار کرلیں اور غیر مذاہب جیسے کچھ ہوں انکو ترک کردیں تو اُن کے دلوں میں اسطرح کے کئی ایک خیال پیدا ہونے لگ گئے ہیں - مثلاً +

اول یہہ کہ انگریز لوگ غیر قوم ہیں اُن میں ذات پات کی مطلق تمیز نہیں چوڑھے چمار برہمن چھتری مغل و پٹھان سب کو برابر جانتے ہیں سب کیساتھ یکطرح سے ہاتھ کا کھا پی لیتے ہیں اور باوجود اسکے پھر بھی ہم لوگوں سے کسیکے ساتھ ملتے جلتے نہیں تو تلائے ایسے لوگوں کے ساتھ مذہبی باتوں میں ہم کیونکر شامل ہوسکتے ہیں +

دوم - انکی قوم بڑے درجہ کی مغرور ہی ہمیشہ الگ تھلگ رہتے ہیں تن تنہا بیٹھنا پسند کرتے ہیں دوسروں سے میل جول روا نہیں رکھتے گویا دوسرے انسانوں کو انسان نہیں سمجھتے ہمارے لوگ گو علم میں ہنر میں لیاقت میں اور تہذیب اخلاق میں اُنسے بہت کم ہیں مگر جسقدر ہیں انگریز انکو اُس سے بھی حقیر جانتے ہیں ملاقات کے وقت ہم سے کھل کے بات چیت نہیں کرتے اور ملتجی سمجھ کے بھی چنداں متوجہ نہیں ہوتے پس ایسوں کے ساتھ مذہبی معاملہ میں ہماری ملت کیونکر ہوسکتی ہی +

سوم - چھوٹے سے لیکر بڑے تک اپنے آپکو فاتح اور ہمکو مفتوح قوم سمجھتے ہیں ہر وقت اپنے کو غالب اور ہمکو مغلوب جانتے ہیں اور یہہ خیال اُن کے دماغ میں ایسا سمایا ہوا ہی کہ کبھی علیحدہ ہی نہیں ہوسکتا ہے اگر بولتے ہیں تو اسی خیال میں اور برتتے ہیں تو بھی اسی خیال سے پس جب دنیوی معاملات میں وہ ہمکو اپنے برابر نہیں سمجھتے تو کب ہوسکتا ہی کہ خدا کے حضور جہاں حقیقتاً ہم اور وہ برابر ہیں انکی جانب ہمارے دلوں میں حلم کے رو سے ایک ایسی الفت پیدا ہو جس سے ہم انکو برادر کے دینی بھائی سمجھنے لگ جائیں +

چہارم - اگرچہ اُن کے کھانے پینیکے طریق ہم ہندوؤں سے نرالے ہیں یعنے جس چیز کی ہندو کو قسم ہی وہ کھالیتے ہیں اور جس سے مسلمان کو نفرت ہی وہ بھی برت لیتے ہیں اور بالفرض شراب خوری کے طفیل جسکی کثرت انہیں کی دیکھا دیکھی ہم میں پھیل گئی ہی ہم بھی اِن چیزوں کی چنداں پروا نہ کریں بشرطیکہ وہ ہمکو اپنے ساتھ شریک ہونے اور میل جول کرنیکا موقع دیں لیکن جب وہ ہم سے کنارہ کش رہتے اور نہایت فرق رکھتے ہیں تو ہمیں انگشت نما بننے اور اُن کے مذہب میں شامل ہونے سے کیا حاصل +

پنجم - ہماری صلح کل گورنمنٹ بنظر مناسب سب مذاہب کے فریق یعنے ہندو مسلمان پارسی جین اور عیسائیوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہی اور عدالت کے رو سے نہیں چاہتی کہ اُن میں سے ایک کی قدر کم اور ایک کی زیادہ کیجاوے اور اگر ہی تو عیسائیوں کی جماعت محض اپنی قلت کے باعث اکثر اُن حقوق سے جو ہندو مسلمانوں کو میسر ہیں محروم رہتی ہی اور جب کبھی سرکار کو اپنی مہربانی دکھلانیکا موقعہ ملتا ہی تو کثرت کے لحاظ سے ہندو مسلمان ہی سرفراز فرمائے جاتے ہیں اور عیسائی پس پا رہجاتے ہیں بلکہ اُن کے خیرخواہ سرکار ہونے میں بھی کچھ شک ہی جو بالکل بے بنیاد اور باطل امر ہی پس جب عیسائی تارک الدنیا نہیں اور دنیا میں رہکر اوروں کے برابر بھی فواید نہیں اٹھاتے تو پھر اور لوگ عیسائی ہوکر کیا فایدہ اُٹھائینگے +

ہماری دانست میں یہاں کے لوگ گو وہ مسیحی مذہب اور مسیحی لوگوں کی باتیں پڑھ سنکر خیالات میں ترقی کرگئے ہیں مگر عیسائی جماعت میں شامل ہونیکے بجائے برہم سماج اور آریا سماج وغیرہ میں جو کھلا کھلی داخل ہوتے جاتے ہیں تو اُسکا موجب وہی بواعث ہیں جو اوپر مذکور ہوئے پس جب تک انگریز لوگ اُونچ نیچ کا خیال اُٹھاکے اُن سے سچا برادرانہ برتاؤ نہ کرینگے تب تک انکا نفاق اتفاق سے نہیں بدلیگا - میل جول نہ کرنیکے بارہ میں انگریزوں کا یہہ عذر کہ اُن لوگوں کی مستورات پردہ نشینی کے باعث ہماری لیڈیوں کے آزادانہ طور پر عام محفل میں آجا نہیں سکتیں بالکل غلط عذر ہی کیونکہ ہندوستانی مستورات نری جاہل ہیں اور محض اپنی جہالت کے باعث پابندی میں ہیں یاں اگر اُس روشن ضمیر قوم کو دیسیوں کے ساتھ پوری طور پر میل ملاقات کا خیال ہوتا تو ممکن تھا کہ انکی ہندی لیڈیاں اپنی تہذیب اخلاق اور اعلیٰ حکمت و علمیت سے اُن لوگوں کے زنانوں کو واقف کریں اور انکو راہ راست پر لائیں سو جب تک ایسا نہیں ہوگا تب تک غالباً مباینت اور مغایرت کا پردہ بیچ میں سے نہیں اُٹھیگا +

# تقبیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہو یا نہیں

چنانچہ حدیث میں بھی اس کا مفصل بیان ہے۔ مگر عادل کسکو کہتے ہیں۔ عادل وہ ہے جو ہرگز کسی کی طرفداری نکرے بلکہ ہرایک کو اُس کے دل کے حال اور اُس کی چال کے موافق ٹھیک ٹھیک بدلا دیوے اِسطرح پر کہ جب ایک کو کسی بات کے لئے بدلا دے تو دوسرے سے ویسے ہی کام کے واسطے ہرگز درگذر نہ کرے۔ اب غور کیا چاہئے کہ قرآن و حدیث کی تعلیمیں اِن باتوں سے مطابقت رکھتی ہیں یا نہیں ایسا نہ ہو کہ ایک طرح تو خدا عادل کہلاوے اور دوسری طرح اُس کی عدالت میں خلل آوے۔ قرآن میں حکم ہے کہ جو کتابیں اگلے انبیا ورسولوں پر نازل ہوئیں اُن کو ماننا چاہئے نہیں تو دوزخ میں پڑوگے۔ اور اہل اسلام کا ایمان ہے کہ ایک سو چار کتابیں خدا کی طرف سے نازل ہوئیں اِس تفصیل سے آدم کو دس شیث کو پچاس ادریس کو تیس ابراہیم کو دس موسیٰ کو ایک یعنے توریت داؤد کو ایک یعنے زبور عیسیٰ کو ایک یعنے انجیل اور محمد صاحب کو ایک یعنے قرآن ہم یہہ سنکر پوچھتے ہیں کہ اُن پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے۔ قرآن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے مطلب پر ایمان لانا چاہئے حدیثوں سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے اور مسلمانوں کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ جو اُن کتابوں کا انکار کرے یا اُن کے ایک حصے یا ایک باب یا ایک آیت یا ایک لفظ پر شک لاوے وہ کافر ہے۔ بھلا اُن کتابوں کا مطلب کیا ہے ہم سُنتے ہیں کہ وے خدا کی طرف سے نازل ہوئیں لیکن ہمیں اپنے ایمان کا جواب دینا پڑیگا۔ اِس لئے ہم کہتے ہیں کہ اُن کا خدا کی طرف سے نازل ہونا ثابت کرو اور وہ کتابیں ہمیں دکھاؤ اور اُن کا مطلب بتاؤ تو البتہ ہم ایمان لاوینگے اسپر مفسرین شریعت اسلام قرآن و حدیث کے رو سے جواب دیتے ہیں کہ اُن کتابوں میں سے ایک سو کھو گئیں اور تین اُن میں سے بدل گئیں اور اگرچہ وے بدل گئیں اور اُن کے مطلب سے واقف نہیں تو بھی اُن کے مطلب پر ایمان لانا چاہئے نہیں تو کافر ہوکر دوزخ میں جاؤگے +

پھر اہل اسلام قرآن و حدیث کے موافق کہتے ہیں کہ جو جو ماننا ہمیں ضرور ہے سو سب قرآن میں مندرج ہے بھلا پھر اگلی کتابوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے +

قرآن میں بارہا حکم ہے کہ جو جو اُس میں مندرج ہے اُن کو ماننا چاہئے اور جو اُن پر ایمان نہیں لاتا جہنم میں ڈالا جائیگا۔ اِس بات پر سوال لازم آتا ہے کہ کون سی دلیل اور کون سے نشانوں سے ثابت ہوا کہ قرآن کلام اللہ ہو کیونکہ دنیا میں اور بہت کتابیں ہیں جن کو لوگ کلام الٰہی کہتے جیسے وید شاستر پران سنتو شاد غیرہ کیا ہمیں اِن سب کو ماننا چاہئے اگر نہیں تو کون سی دلیل سے ثابت ہوا کہ قرآن خدا کیطرف سے نازل ہوا قرآن میں بارہا لکھا ہے کہ محمد صاحب معجزے ظاہر نہیں کر سکے مگر یہہ کہ ظہور قرآن اور فصاحت اسکی خود ایک معجزہ ہے۔ یہہ ہم کسطرح جان سکیں عرب کے لوگ تو البتہ یوں نہیں کہتے ہیں پر جو اُن کے نزدیک فصیح ہو اوروں کی نظر میں قبیح ہو سکتا ہے۔ اور فرض کیا کہ زبان قرآن کی فصیح و بے عدیل ہے تو بھی اِس سے کیا حاصل ہوا یہی کہ زبان اُسکی فصیح نہ یہہ کہ مطلب اُسکا خدا کی طرف سے ہے اِس لئے ہم پھر کہتے ہیں کہ قرآن کے کلام اللہ ہونے کی ایسی دلیل لاؤ جو عربیوں کے سوا اور لوگ بھی سمجھ سکیں جیسے موسیٰ اور عیسیٰ نے ظاہر کئے تو ہم ایمان لاوینگے لیکن قرآن کا جواب ہے کہ معجزوں کا وقت گذر گیا تم ایمان لاؤ نہیں تو تلوار سے مارے جاؤگے کیونکہ سورہ بنی اسرائیل ۶۰ آیت وَمَا مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَن كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ یعنے ہمنے اسی سے موقوف کیں نشانیاں بھیجنی کہ اگلوں نے اُن کو جھٹلایا۔ اب تلوار چلانیکا وقت آیا کیا ہمیں اپنے ایمان کا جواب نہ دینے پڑیگا البتہ دینے پڑیگا کیونکہ اِسی واسطے خدا نے آدمی کو عقل و سمجھ دی تو پھر چاہئے کہ اِس بات پر کہ یہہ کتاب خدا کیطرف سے ہے ایسی دلیل لاؤ جو اور لوگوں کی سمجھ میں بھی آوے کیونکہ فرض کیا کہ اُس کی زبان فصیح و لاثانی ہے تو بھی ہمیں قرآن کے مطلب میں بڑا شک آتا ہے قرآن کا جواب ہے شک مت لاؤ بحث مت کرو ایمان لاؤ نہیں تو تلوار سے مارے جاؤگے +

پھر لکھا ہے کہ خدا نے سدوم اور عمورا کو نیست کیا اور لوط اور اُس کے خاندان کو اُس کی جورو کے سوا بچایا اور اِس بات کا کئی آیتوں میں بیان ہے۔ اسکا سبب بھی لکھا ہے یعنے یہہ کہ خدا نے چاہا کہ وہ نیست ہووے چنانچہ لکھا ہے سورہ نمل ۵۸ آیت۔ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ یعنے پھر بچا دیا ہم نے اُس کو اور اُس کے گھر کو مگر اُس کی عورت ٹھہرا دیا تھا ہم نے اُسکو رہ جانے والوں میں۔ پھر اُس کے اختیار میں نہ تھا کہ بھاگے کیونکہ قادر مطلق نے مقرر کیا کہ وہ رہ جائے تو کون اُس سے مقابلہ کر سکتا +

حدیثوں میں بھی ایسی باتیں لکھی ہیں چنانچہ ابن مسعود بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ نے کہا کہ وہ عورت جسنے اپنے لڑکے کو زندہ دفن کیا وہ اور اُس کا لڑکا جو دفنایا گیا دونوں دوزخ میں ہیں + باقی آیندہ

# منقولات

## عزت

ہم دریافت کیا چاہتے ہیں کہ وہ پیاری اور ہر دل عزیز چیز جسکا نام عزت ہی کیا ہی کیا وہ فی الواقع کوئی واقعی چیز ہی یا محض خیالی ہی ہی کیا وہ ایسی شی ہی جو انسان کی فطرت میں رکھی ہوئی ہی یا محض خارجی اور ڈھکوسلے ہی کی بابت ہی۔ کیا وہ فقط شاعرانہ مضمون ایک ٹھہرائی ہوئی بات ہی اور واقع میں اُسکی کچھ اصلیت نہیں۔ کیا برادریت کے قانون کے نافذ رہنے اور حقہ پانی کی غرض سے یہہ مضمون گھڑ لیا گیا ہی۔ کیا دنیاوی چاہ و حشم اور مال اور دولت سے لازمی طور پر عزت کا وجود قایم ہوتا ہی۔ کیا کوئی ایسا کمال ہی کہ جب وہ حاصل کر لیا جاوے۔ تو بلا لحاظ اِس امر کے کہ وہ کون ہی اور کس قوم اور کس ذات اور کس ملک کا عزت حاصل ہوجاتی ہی۔ کیا قدرت نے کسی طبقہ خلایق یا قوم یا خاندان میں اِس پاک چیز کو ودیعت کردی ہی اور بجز اُس طبقہ خلایق یا قوم یا خاندان کے اَور کسی کو وہ میسر نہیں ہوسکتی۔ کیا یہہ ایک ایسی چیز ہی کہ جو ہمیشہ نسل کے ساتھ منتقل ہوتی ہی یعنے اگر ایک مرتبہ کسی خاندان میں آگئی تو خواہ مخواہ ابد تک اُس خاندان میں قایم رہیگی۔ کیا اُسکا حاصل کرنا زی برادری کے حقہ پانی ہی کی غرض سے ضروری ہی کیا انسانی فطرت کا بھی یہہ مقتضا ہی کہ انسان دنیا میں عزت حاصل کرے اور باعزت رہے۔ کیا عزت حاصل نہ کرنے میں بجز اسکے کہ برادری کا حقہ پانی بند ہوجائے یا لوگوں کی نظروں میں حقیر دکھلائی دے کوئی اور بھی قباحت ہی اور دین کا بھی (بشرطیکہ دین کوئی چیز ہو اور میرے اعتقاد میں ضرور دین کوئی چیز ہی) کوئی ہرج ہی۔ کیا تمام انسان ہر گو وہ یورپ کا رہنے والا ہو یا ایشیا کا افریقہ کا ہو یا امریکہ کا اور گو وہ گورے رنگ کا ہو یا کالے رنگ کا اور گو قوم کا شیخ ہو یا سیّد جولاہا ہو یا ٹھٹھیارا بھنگی ہو یا چمار عزت کا حاصل کرنا ضروری ہی +

میری رائے میں عزت کوئی انسان کی گھڑی ہوئی اور ڈھکوسلے کی بات نہیں۔ عزت ایک چیز ہی جو انسان کے نیچر یعنے (فطرت) میں رکھی گئی ہی۔ اُن خداداد قوتوں سے جو بنی نوع انسان کو کرامت ہوئی ہیں اُن خوبیوں کا حاصل کرنا جو اُس سے مقصود ہیں حقیقت میں عزت کا حاصل کرنا ہی اور یہی وجہ ہی کہ تمام وحشی۔ شہری۔ گورے۔ کالے۔ شیخ۔ سیّد۔ یوروپین۔ انڈین۔ امریکن۔ افریقن۔ سبھوں پر عزت کا حاصل کرنا فرض ہی۔ اور اگر عزت نہیں تو کچھ نہیں۔ دنیا میں بہتیرے ہیں جو عزت کا دعوی کرتے ہیں لیکن نہایت تھوڑے ہیں جو واقعی عزت دار کہلا سکتے ہیں۔ کوئی شخص صحیح طور پر عزت دار نہیں کہلا سکتا تاوقتیکہ اُسنے خود اپنی آپ عزت نہ کی ہو اپنی آپ عزت کرنے سے میری مراد یہہ ہی کہ اُس نے اپنی تمام قوا جو خداداد ہے وہ خوبیاں حاصل نہ کرلیں ہوں جنکو اُس قوا کے بنانے والے نے اپنا عین مقصد گردانا ہو جب کوئی شخص اپنی آپ عزت کرتا ہی تو اُسکو نہایت صحیح طور پر تمام دنیا سے عزت کا استحقاق ہوتا ہی۔ ہماری قوم میں یہہ ایک عجیب بات ہی کہ خود اپنی آپ عزت نہیں کرتی اور دنیا سے عزت کی خواہاں ہوتی ہی یہہ خیال قریب قریب یا بالکل اسی خیال کے مطابق ہی کہ نہیں بوتے اور کاٹنے کی اُمید رکھتے ہیں۔ نہیں کرتے اور پانے کی توقع رکھتے ہیں۔ مجکو اصلی وقدرتی عزت اور اپنی قوم کی عزت پر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ہماری قوم کی عزت کا باوا آدم ہی نرالا ہی۔ ہماری قوم کی عزت کا مبدا و منتہا قدرتی عزت سے کہیں مخالف ہی۔ ہماری قوم کی عزت کی ترقی تنزل کے اصول کو قدرتی اور اصلی عزت کی ترقی تنزل کے اصول سے کچھ علاقہ نہیں۔ اصلی اور قدرتی عزت کا نیچر انسان کی فطرت ہی اور ہماری قوم کی عزت کا نیچر برادری کا حقہ پانی ہی قدرتی عزت میں ذرا جھوٹ بولنے سے دھبہ لگ جاتا ہی۔ ہماری عزت میں عمر بھر جھوٹ بولنا کچھ ضرر نہیں پہنچاتا بلکہ بعض اوقات وہ ترقی عزت کا ذریعہ ہو جاتا ہی قدرتی عزت میں ذرا فریب سے نُقص آجاتا ہی ہماری عزت میں فریب کا تو وہ بھی کچھ ہرج نہیں کرتا۔ قدرتی عزت انسانیت کے خلاف کوئی فعل ہوا اور جاتی رہی ہماری عزت جبتک بھائی بند حقہ پانی نہ بند کردیں کسی فعل سے نہیں جاتی قدرتی عزت کا پاس بات بات میں لازم ہوتا ہی۔ ہماری عزت موروثی ہوتی ہی اور عمر بھر بھی اگر اُس کا پاس نہ کیا جائے تو کچھ ہرج نہیں۔ قدرتی عزت بول چال۔ حرکات سکنات۔ کھانا پینا۔ معاملات عبادات سب میں گھسی رہتی ہی ہماری عزت کو صرف تقریبوں میں اور بھائی بندوں کے کھلانے پلانے میں دخل ہی۔ قدرتی عزت کا اصول دیانت و ایمانداری سے ہماری عزت کا اصول نظر بچاکر برادریت کے عمل درآمد کا لحاظ کر کر سب کچھ ہضم کر جاتا ہی قدرتی عزت ثبوت کے فرایض میں دیدہ و دانستہ تغافل سے بگڑ جاتی ہی ہماری عزت جسقدر رشوت زیادہ لیجائے اُتنی ہی ترقی کرتی ہی۔ قدرتی عزت انسان کو فرشتہ بنا دیتی ہی اور اُسکی عادات۔ اطوار۔ حرکات۔ سکنات۔ معاملات۔ عبادات کو قدرتی اور اصلی خوبیوں سے مالامال کر دیتی ہی اور ہماری عزت بدطینت خود غرض بے حیا۔ خود بین۔

شوروہ متکبر - سنگار - فریبی - بے ایمان - ریاکار - جاہل - ناحق شناس - وحشی - درندہ بنا دیتی ہی +

میری دانست میں ہماری قوم کی یہہ حالت محض اسی وجہ سے ہوئی کہ ہماری ساری قوم نے عزت کے مضمون کو غلط سمجھا - یہہ ایک نہایت ٹھیک مقولہ ہی کہ عزت نہیں تو کچھ نہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام دنیاوی دولت اور ترقی عزت ہی کے خیال سے پیدا ہوتی ہی اگر انسان کو عزت کا خیال نہ ہو تو کوئی ترقی اُس کو میسّر نہیں ہو سکتی تواریخ اس پر شاہد ہی کہ جن قوموں نے اپنی عزت کا پاس کیا وہ تمام دنیاوی دولتوں اور برکتوں سے مالامال ہوگئیں اور جس نے اپنی آپ عزت نہ کی ادبار و ذلت کی مار پڑی ہماری قوم کو جبتک اپنی عزت کا خیال رہا روز بروز ترقی کرتی گئی اور جب سے اپنی آپ عزت کا خیال جاتا رہا یہہ مصیبتیں اور بلائیں نازل ہوئیں - عزت کے خیال جاتے رہنے سے خدانخواستہ میری مراد یہہ نہیں کہ متعارف معنون سے عزت کا خیال جاتا رہا کیونکہ گو رشوت لینا کوئی بات خیال نہ کی جاتی ہو لیکن علانیہ چوری ابھی تک مذموم خیال کی جاتی ہی بلکہ بلحاظ اصلی منشا عزت کے عزت کا خیال جاتا رہا - قدرتی عزت کا بھی اصلی منشا وہی ہی جو انسانیت کا یا سچے مذہب کا - قدرتی عزت - انسانیت سچے مذہب تینوں کا مقتضائے حقیقت میں ایک ہی ہی اور یہہ کہنا کہ کسی شخص نے خلاف عزت کیا حقیقت میں یہہ کہنا ہی کہ خلاف انسانیت یا خلاف مذہب کیا دونوں کا ایک مقتضا ہی اور جس فعل یا ترک پر خلاف مذہب کا اطلاق ہوتا ہی وہیں خلاف عزت کا بھی اطلاق ہوتا ہی اس امر کا نہایت افسوس ہی کہ ہماری ساری قوم مذہب کی خلاف ورزی میں تو اس وجہ سے دلیر ہی کہ عاقبت میں ناجائز سفارش کرا کر یا مختصر کے شور و غل یا اندھا دھندی میں تمام صغیرہ و کبیرہ بخشوا لینگے اور ذرہ سی نیکی کر کے منون ثواب لے لینگے معلوم نہیں کہ عزت کی خلاف ورزی سے (جو حقیقت میں اسی خلاف ورزی مذہب سے پیدا ہوئی ہی) بد نتیجے اُسکو کیونکر نہ برداشت کرنے پڑینگے - اور کس قسم کی رشوت اُسکو روک دیگی +

دنیا کی تواریخ میں اُن سو یلا نیر ڈبے عزت کا لفظ جو ہماری ساری قوم کی نسبت اُن مٹ حرفوں سے لکھا جائیگا وہ کیونکر مٹیگا لیکن میرا یہہ خیال بالکل غلط ہی انکی عزت نے انکو یہہ سکھایا ہی نہیں کہ دنیا کی ہسٹری میں اپنے عزت لکھے جانے کو بے عزتی کی بات سمجھیں اُنکی عزت کا یہہ مقتضا ہی نہیں کہ ایسی باتوں میں کچھ شرم کریں - افسوس جب مذہب نے انسان کی تمام شرف اور بزرگی کو بالکل نیک ہونے ہی میں منحصر کیا ہو اور نہایت صریح طور پر یہہ کہکر ان اکرمکم عنداللہ اتقیکم یہہ بتلایا ہو تمام شرف اور بزرگی تقوی یعنے اپنی آپ عزت کرنے میں ہی اور ذات یعنے شیخ ہی یا سیّد مغل ہی یا پٹھان اور ملک یعنے مکّہ کا ہی یا مدینہ کا ہندوستان کا ہی یا لنڈن کا اور خاندان یعنے نواب کے خاندان کا ہی یا فقیر کے سیّد کے خاندان کا ہی یا جولاہے وغیرہ کا کچھ لحاظ نہ کیا ہو اُسکے معتقدوں کا یہہ خیال ہو کہ کوئی صاحب دادا صاحب کی عبادت کو اپنی عزت کا ذریعہ سمجھتے ہوں اور کوئی صاحب پر دادا صاحب کی دولت کو اپنے فخر کا وسیلہ گردانتے ہیں - کوئی صاحب اسمیں پھولے نہ سماتے ہوں کہ ہم سیّد زادے ہیں کوئی صاحب اسی گھمنڈ میں چور ہوتے ہیں کہ ہم صدرالصدور کے پوتے ہیں کوئی اپنے خوشامدیوں اور سخن سازوں کی واہ واہ پر مرتے ہیں کوئی اپنی تحصیلداری ڈپٹی کلکٹری پر اگرچہ وہ صدہا روپیہ رشوت کے کیوں نہ گپ کرتے ہوں - مجھکو نہایت افسوس سے اپنی قوم کے ان خیالات پر یہہ کہنا پڑتا ہی +

ترسم نرسی بکعبہ ای اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

آیا کیا انہیں خیالوں سے قوم کچھ ترقی کر سکتی ہی - اور کیا یہی خیالات آئندہ زمانہ کے لئے کچھ بہبودی کی اُمید دلاتے ہیں - کیا یہی خیالات غیر قوموں کی نظروں میں ہمکو کچھ عزت دیسکتے ہیں استغفراللہ اگر چندروز اور ہمارے یہی خیالات ہیں تو ہم ترندارد ہو جاینگے باقی رہے ہمارے یہہ خیالات یہہ ہمیشہ دنیا میں موجود رہینگے اور غیر قوموں کو خدا کے دوسرے بندوں کو عبرت دلائینگے + - از علیگڈہ گزٹ

# مراسلات

## تقیہ مسیحی مذہب ہی منجانب اللہ ہو سکتا ہی

غرض یہہ پیشنگوئی اُسوقت کے اسرائیلیوں کیواسطے ایک روحانی خوراک تھی جس سے اُنکا ایمان پرورش پا سکتا تھا +

اگرچہ خداوند مسیح کی پیشنگوئیاں اُسوقت بہت کم موجود تھیں تو بھی اُنکو اپنے چندروزہ احوال کی پیشنگوئیاں مفصل ملیں مثلاً احبار کے ٢٦ باب اور استثنا کے ٢٧ باب میں - جب اُن کے لئے شریعت مقرر ہوئی تھی اور وہ اُن کے پابند ہو گئے تھے تو اُسوقت اُنپر یہہ بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ اگر تم نافرمان ہو گے تو یہہ سارا انتظام بگڑ جاویگا اور جسقدر تمکو مخصوص نعمتیں ملی ہیں اسیقدر مخصوص سزائیں بھی تمکو ملینگی لیکن ان سزاؤں کے سبب سے تم نیست نہیں ہو گے بلکہ ہمیشہ دُکھ پاتے رہو گے - اگرچہ مابعد کے انبیا نے بار بار اسی طرح کے

وعدہ کر کے بنی اسرائیل کو بتایا تو بھی اُن میں سے کبھی کسی نے موسیٰ سے بڑھکر ان سزاؤں کا بیان نہیں کیا ہے یعنے موسیٰ نے ایسی سزاؤں کی پیشنگوئیاں کیں جو عام نہ تھیں اور جب وہ واقع ہوئیں تو صاف معلوم ہو سکتا تھا کہ وہ پیشنگوئیاں پوری ہونگی +

قابل لحاظ ہے کہ جب ایک خوبصورت عمارت تیار ہوئی تھی تو اُسی وقت اُسکے گرجانے کی پیشنگوئی کی گئی۔ یہہ آدمی کا دستور نہیں ہے اور ممکن نہیں موسیٰ نے اپنے دل سے ایسا کہا ہو۔ لیکن حکمت الٰہی سے یہہ بات بالکل شائع ہے تاکہ آدمی اپنی سرفرازی اور خوشحالی پر غرہ نہ ہو۔ اِسیطرح جب سلیمان نے ہیکل تیار کی اُسیوقت اُسکے ویران ہونیکی روایت اسکو دکھلائی گئی اِس پیشنگوئی کا یہہ فائدہ ہوا ہوگا کہ جسوقت۔ بنی اسرائیل کنعان میں بسنے والے تھے اُسوقت خدا نے یہہ ظاہر کیا کہ وہ یہاں نہیں رہنے پائینگے +

پھر جسطرح شرعی احکام چند روزہ نعمتوں پر موقوف تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ٹھیک اُسیطرح یہہ پیشنگوئی چند روزہ بلاؤں کی بھی اور اِس پیشنگوئی کے پورے ہونے سے موسوی شریعت کا اختیار بخوبی ثابت ہوا چنانچہ احبار ۲۶ باب ۲۵ آیت میں لکھا ہے اور تم پر اِس تلوار کو جو میرے عہد کے جھگڑے کا بدلا لینے والی ہوگی اُتاروں گا کہ جب تم اپنے شہروں میں جمع ہوگے تب میں تم میں وبا بھیجونگا اور تم دشمنوں کے ہاتھ میں سونپے جاؤگے +

اگرچہ اُسوقت کی پیشنگوئیاں انجیل پر پوری روشنی ڈالتی ہیں تو بھی پرانے عہد نامہ پر وہ پھر کیسی روشنی ڈالتی ہیں۔ بعد ازاں جب بنی اسرائیل کنعان میں بسنے کو جاتے تھے تو کوئی پیشنگوئی نہیں ہوئی۔ لیکن وہ دو پیشنگوئیاں بڑی صفائی کے ساتھ پوری ہوئیں یعنے اول کنعان پر قابض ہونے کی جو حضرت ابراہیم سے لیکر برابر چلی آئی تھی۔ دوم کہ حضرت موسیٰ اُنکو کنعان پر قابض کرنے نہیں پاویگا +

بنی اسرائیل کا کنعان پر قابض ہونا ایسا واقع ہے کہ اِس سے پیشتر کی سب پیشنگوئیاں پوری ہوتی نظر آتی ہیں۔ باقی آئندہ

## اخبارات تار برقی

**قطع** ۱۸ اگست۔ کل برسات شروع ہوگئی اور چار گھنٹے تک متواتر بارش ہوئی۔ ۱۶ اگست کو ۵۔ ۱۱ شاہی توپخانہ بھمراہی بازوئے راست رجمٹ گورکھا نمبر ۳ قندھار سے یہاں وارد ہوئے۔ ای۔ بی۔ شاہی اسپی توپخانہ اور ڈی ۲ شاہی توپخانہ پشین میں پہونچ گئے +

بمقام خوشدلخان رجمٹ سکھان نمبر ۲ میں ہیضہ نمودار ہوا ہے +

**لنڈن** ۱۸ اگست۔ سینٹ پیٹرزبرگ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بارود اور دیگر بھک سے اوڑ جانیوالی اشیا کے بڑے ذخیرے پکڑے گئے ہیں +

ضعوف پاشا سلسلہ سرحد یونان کے فیصل کرنے کے لئے تیسرے کمشنر مقرر ہوئے ہیں +

**اسکندریہ** ۱۸ اگست۔ وزرائے مصر مستعفی ہوگئے ہیں اور نئے وزرا تحت صدارت خدیو مصر مقرر ہوئے ہیں +

**لنڈن** ۱۹ اگست۔ چونکہ نہر خاکنائے پاناما کا چندہ ناکافی ہوا اسلئے جسقدر روپیہ جمع ہو چکا تھا اُسکو واپس دیدیا گیا +

**پشاور** ۲۰ اگست۔ رجمٹ نمبر ۵ و ۲ و نمبر ۱۔ ۱۷ کے سپاہیوں میں پھر ہیضہ نمودار ہوا ہے۔ یہہ لوگ فی الفور باہر بھیجے جائینگے اور نیز سپاہیان توپخانہ۔ رجمنٹ نمبر ۱۷ میں کل کی تاریخ میں پانچ آدمی ضائع ہوئے +

**علی خیل** ۲۰ اگست۔ پیوار کوتل کے قریب ایک دفعدار کو پہاڑی آدمیوں نے مار ڈالا +

میرے پچھلے پیغام تار برقی کے بعد جی۔ ۳ شاہی توپخانہ میں تین واردات ہیضہ کی وقوع میں آئی ہیں +

**قندھار** ۲۰ اگست۔ لفٹنٹ کیمبل صاحب متعلق رجمٹ بلوچیان نمبر ۲ سابق متعلق رجمٹ نمبر ۷ نے کل بمقام چمن ہیضہ کر کے انتقال کیا +

**لنڈن** ۲۰ اگست۔ کل بمقام چیسٹر فرقہ لبرل کے ایک جلسہ میں جو جنگ انتخاب کا آغاز تھا مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے ایک تقریر میں بڑے جوش کے ساتھ گورنمنٹ کی تدبیر مملکت خارجہ کو برا کہا اور کہا کہ میں باور کرتا ہوں کہ بروقت انتخابات آئندہ فرقہ لبرل کیواسطے یہی امر باعث تمیز ہوگا۔ سر چارلس ڈلک صاحب نے بمقام چلسی ذرا ذراسی باتوں میں گورنمنٹ کی مصلحت مملکت خارجہ پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ میرا یہہ خیال ہے کہ گورنمنٹ اپنی جگہہ پر صرف اسوجہ سے قایم ہے کہ اُسنے اپنی حکمت سے یہہ خیال لوگوں میں پھیلا دیا ہے کہ اُسکو انگلستان کی عزت کا بہت خیال ہے۔

ایک فرمان شاہی بدیں مضمون جاری ہوا ہے کہ ملازمت فوجی کیواسطے افسروں کا ایک ذخیرہ احتیاطی قایم کیا جائے +

**شملہ** ۱۶ اگست۔ کابل سے ۱۴ اگست کی یہہ خبر آئی ہے کہ بادشاہ خان غلزئی بذات خاص اسکام پر مقرر ہوا ہے کہ شترگردن کی سڑک پر حفاظت کا انتظام کرے +

**شملہ** ۲۱ اگست۔ امیر افغانستان نے اپنی فوج کو بدخشان جانیکا حکم دیا ہے کہ سرحد پر امن قایم رکھیں۔ کابل میں ہیضہ

پھر بڑھگیا ہی۔ جو رجمنٹیں تھوڑے دن ہوئے ہرات سے آئی تھیں اُن میں سے ایکسو سے زیادہ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں اور بعض خبروں سے اُنکی تعداد ۲۰۰ معلوم ہوتی ہی۔ غالب ہی کہ کابل تک سلسلہ تار برقی کے پورا کرنے کا کام عنقریب شروع ہو جائیگا +

میجر سر رابرٹ سنڈیمن صاحب قلات کو تشریف لیگئے ہیں جیسے خان قلات نے ایک بڑے دربار میں خلوص دل کے ساتھ ملاقات فرمائی +

**شملہ** ۲۱ اگست۔ آج کی مجلس واضعان قوانین میں مسٹر سٹوکس صاحب نے سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ نسبت اُس مسودہ قانون کے پیش کی جو اِس امر کے انتظام کے واسطے ہی کہ احکام اثنائے مقدمات زیر ایکٹ چھاونی بابت ۱۸۶۴ء دفعہ ۲۰ کی نگرانی ہو سکے کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے اور مسودہ مذکور کو پاس کرنے کی تحریکیں ملتوی کی گئیں مسٹر سٹوکس صاحب نے مسودہ جہازات تجار کے پیش کرنیکی بھی اجازت حاصل کی۔ اور منتخب کمیٹی کی ابتدائی رپورٹ نسبت مسودہ ترمیم قانون وکلا و مختاران ورد یونیو ایجنٹان پیش کی۔ مسٹر تھارنٹن صاحب نے مسودہ قانون انتظام و نگرانی گاڑی ہائے کرایہ کی نسبت منتخب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ ۱۵ روز کے واسطے کونسل کا اجلاس برخاست ہوا +

**لنڈن** ۲۱ اگست۔ جرمنی و روس کے اخبارات میں خشمناک سوال وجواب چھپ رہے ہیں۔ اخبارات روس گورنمنٹ جرمنی پر یہہ الزام لگاتے ہیں کہ اُسنے روس کو الگ کر دیا۔ لفٹنٹ کیری صاحب کو اِس امر سے انکار ہی کہ وہ بروقت قتل پرنس امپیریل جماعت سپاہیان ہمراہی کی کمان پر تھے +

بھاری بارشوں سے مصیبت ناک سیلاب تمام انگلستان میں آ رہے ہیں فصل گندم کے حالات اچھے نہیں ہیں مگر امریکہ میں انگلستان کو بھیجنے کیواسطے سب بھرے جاتے ہیں +

فوج انگریزی کی ترکیب کی نسبت تحقیقات کرنیکے واسطے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی اُسکی ابتدائی رپورٹ میں یہہ سفارش کی گئی ہی کہ درمیانی بٹالینوں کو موقوف کیا جائے اور ایک رجمنٹ اُنکو قایم کیجائے۔ جن سپاہیوں کی ملازمت ۶ سالہ ختم ہو جائیگی وہ دوازدہ سالہ اقرارنامہ کی تکمیل کریں اور سپاہیان بقیم ہند کیواسطے جو اپنی رجمنٹوں میں زیادہ عرصہ تک رہنا چاہیں خاص رعائتیں مرعی ہونگی جبری تبدیلی افسران و سپاہیان کی ایک رجمنٹ سے دوسری رجمنٹ میں موقوف کی گئی۔ انتظام والنیٹران مجدد کیا گیا اور پنشنیں پھر قایم کی گئیں۔ ہندوستان میں زیادہ عرصہ تک ملازمت کرنے کی نسبت شہادت میں کوئی اختلاف نہیں ہی +

**لنڈن** ۲۲ اگست۔ ۵ اگست تک کی کیپ ٹون کی خبروں سے واضح ہوتا ہی کہ سر گارنٹ ولزلی صاحب ۲ جولائی کو کرڈ فٹ میں پہونچ گئے۔ صاحب موصوف بسند معتبر بیان کرتے ہیں کہ سیٹی وایو سیاہ امو ولوسی دریا کے شمالی جانب ایک کرال میں مقیم ہی اور جو آدمی اُسکے ساتھ ہیں اُن کی تعداد تھوڑی ہی +

ٹائمس میں چھپا ہی کہ لفٹنٹ کیری صاحب پر جو کورٹ مارشل ہوا تھا اُسنے مجرم ہونے کا فتویٰ صادر کیا اور یہہ کہ مجرم ملازمت سے برخاست کیا جائے مگر مراحم حکام انگریزی کے لئے سفارش کی ہی اُنہوں نے یہہ فیصلہ دیا ہی کہ شہادت کے رو سے ثبوت جرم نہیں ہو سکتا اور اسیواسطے اُنہوں نے تمام کارروائیوں کو منسوخ کر دیا ہی۔ لفٹنٹ کیری صاحب آج حراست سے چھوٹ جائینگے اور اپنے منصب فوجی پر بحال ہو جائینگے +

**علی خیل** ۲۲ اگست۔ شتناک کی شرک پر چھ آدمی مقتول ہوئے اور دو مجروح۔ مجروحان کے لئے اُمید زیست نہیں ہی۔ کہتے ہیں کہ تین افریدی زیمون کھیتوں سے مل گئے ہیں +

**شملہ** ۲۲ اگست۔ جن سپاہیوں نے اثنائے جنگ افغانستان میں خدمت کی تھی اور سرحد کے اُسطرف گئے تھے اُنکے گورنمنٹ نے عطیہ بھتہ ششماہہ منظور فرمایا ہی +

**لنڈن** ۲۲ اگست۔ لارڈ چیلمسفورڈ کو بصلہ کارگزاری جنگ زولو گرینڈ کراس کا تمغہ عطا ہوا ہی +

**روم** ۲۳ اگست۔ گری بالڈی اب صحت پاتا جاتا ہی۔ اور عنقریب جزیرہ کیبریرہ میں واپس آئینگے +

**قسطنطنیہ** ۲۵ اگست۔ وہ کمیشن جو یونانی سرحد کے قایم کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی اُسنے اپنا پہلا اجلاس کیا +

ترکی گورنمنٹ زیر و فوج کو بباعث قباحت آمدنی برخاست کر رہی ہی +

**لنڈن** ۲۵ اگست۔ سخت بارش اور نقصان دہ طوفان ابتک تمام ملک میں جاری ہیں +

جنرل لیزارف کی فوج کا قلیل دستہ ۳۰ جولائی کو اسکیٹ کی جانب روانہ ہو گیا ہی۔ باربرداری کی بابت سخت تکالیف پیش آتی ہیں +

بارش کم ہی اور نمبر اموات بسبب پیچش و بخار کے باعث زیادہ بڑھا ہوا ہی +

گمان کیا جاتا ہی کہ جنرل لیزارف کی پیش قدمی معہ انکی فوج کے موسم سرما تک ملتوی رہیگی +

**شملہ** ۲۶ اگست۔ میجر سر رابرٹ سنڈیمن صاحب قلات کو چھوڑ کر قندھار کیطرف چلے گئے ہیں +

کل حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے لارڈ ولیم بر سفورڈ کو وکٹوریہ کراس کا تمغہ دیا ✣

**دہلی**۔ میجر ینگ صاحب کمشنر دہلی ۱۵ اکتوبر کو بحصول رخصت فرلو انگلستان کو تشریف لیجائینگے ✣

**شملہ** ۱۵ اگست کو جناب نواب علیخانصاحب بہادر برادر عالیجناب نواب صاحب بہادر مالیر کوٹلہ فریمیسن ہوئے ✣

**ڈیرہ غازیخان**۔ جیلخانہ میں اور کوئی واردات ہیضہ کی نہیں ہوئی۔ قیدیوں کی صحت اچھی ہے ✣

**پشاور**۔ بوجہ گرانی اشیاء خوردنی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے کنسٹیبلان پولیس پشاور کی تنخواہ میں سو قتاً ایک روپیہ ماہوار کا اضافہ فرمایا ✣

**کپورتھلہ**۔ عالیجناب مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے اُن تمام سپاہیوں کو جو جنگ افغانستان میں شریک ہوئے تھے سات سات روپیہ عطا فرمائے ہیں۔ کیا اچھا ہو اگر والیان ہند اور گورنمنٹ انگریزی بھی اِس نظیر عمدہ کی پیروی کریں ✣

**بہاولپور**۔ آخر نومبر سنہ حال میں عالیجناب نوابصاحب بہاولپور کی رسم مسند نشینی عمل میں آئیگی۔ سنا ہے کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خود یہہ رسم مبارک ادا فرمائینگے۔ گورنمنٹ ہند نے برطبق سفارش گورنمنٹ پنجاب یہہ امر منظور فرمالیا ہے کہ کونسل منتظم ریاست بہاولپور بعد بالغ ہونے نواب صاحب موصوف کے بہی قایم رہے۔ غالباً نوابصاحب ممدوح کی ۲۱ سال کی عمر تک کونسل مذکور قایم رہیگی۔ بجز اسکے کہ نوابصاحب حالیان کونسل کو بجز منظوری گورنمنٹ کے موقوف نہیں کر سکینگے اور کسی قسم کی مداخلت انتظام اندرونی میں نہیں کیجائیگی۔ یکم نومبر ۱۸۷۹ء سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے اختیارات نگرانی بالکل اُٹھائے جائینگے ✣

**کابل**۔ اُمید ہے کہ بعد طے کرنے انتظامات ابتدائی کے عالیجناب امیر افغانستان اور میجر گیوگناری صاحب بہادر بدخشان کو تشریف لیجائینگے اور افغانستان کے شمالی حصہ پر سفر کرتے ہوئے ہرات تک تشریف لیجائینگے اور شاید قندھار کا بھی ملاحظہ فرمائیں ✣

## لودیانہ

ہفتہ حال میں دو تین دفعہ اوسط درجہ کی بارش ہوئی اور تعاطر تو چند مرتبہ ہوتا رہا۔ اُمید کیجاتی ہے کہ زراعت جو خشک ہوگئی تھی اب کچھ کچھ سرسبز ہو جائیگی ✣

مولوی محمد اسحاق صاحب محافظ دفتر صدر یکم ستمبر ۱۸۷۹ء سے گوشہ نشین ہو جائینگے کیونکہ اُنکے واسطے پنشن کی درخواست کی گئی ہے۔ مولوی صاحب موصوف ایام ملازمت میں ہمیشہ نیک نام رہے ✣

۱۲ اگست کو یہاں ایک عجب قسم کی واردات ہوئی یعنے دو شخص ہندوستانی معہ ایک فرضی چپراسی کے یہاں وارد ہوئے اور بابو جوالا پرشاد صاحب کا مکان ۵ء ماہواری پر کرایہ کیا۔ مکان مذکور کے دو دروازے ہیں چنانچہ جسطرف کو انہوں نے آمد و رفت رکھنی چاہی اُسکے آگے فرش لگایا اور موندھے اور کرسیاں بچھا دیں۔ ۱۹ اگست کو بزازونکے بازار میں اُنمیں سے دو آدمی مکلف لباس کے ساتھ گئے جنمیں سے ایک چپراسی بنا اور دوسرے نے اپنے آپکو محکمہ انجنیر سرک لودیانہ کا ملازم ظاہر کیا۔ ایک تھان کمخواب و بنارسی ڈوپٹہ مسمی سرنا بزاز کو دکھلا کر کہا کہ ہمکو بہت پارچہ ایسے ہی قسم کا درکار ہے کیونکہ ہمارے یہاں شادی ہے کل ہم آئینگے اور پارچہ خریدینگے۔ ۲۱ اگست کو ۸ بجے صبح کے اُنہوں نے ایک درزی کو پارچہ سینے کیواسطے بٹھلا دیا اور چپراسی کو بلا چپراسی کے سرنا بزاز کے پاس بھیجدیا اور کہلا بھیجا کہ بہنے ۔۔ صد روپیہ کا پارچہ بیش قیمت خریدنا ہے چنانچہ وہ دو گٹھریاں جنمیں گلبدن و کمخواب و بنارسی دوپٹہ ہائے مالیت الماسے ۵ء لیکر مکان پر گیا اور ایک ایک دو دو تھان بطور نمونہ مستورات کے دکھلانیکے واسطے اندر لیگئے یہانتک کہ دونوں گٹھریاں اندر پہونچ گئیں اور دوسرے دروازہ کو لیکر رفوچکر ہوئے جب بہت عرصہ گذر گیا اندر سے کوئی نہ آیا تو مسمی سرنا نے آواز دی جواب ندارد۔ پھر جو دروازہ کا پردہ اُٹھا کر دیکھا تو اندر صرف ایک بوریہ پڑا ہوا اور کچھ بھی نہیں چنانچہ وہ روتا پیٹتا پولیس میں آیا۔ پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔ اُنہوں نے اپنا نام فضل الحق و ذوالفقار علی





امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسی صاحب کے اہتمام سے چھپا